ڈاکٹر محمد دین تاثیر مرحوم

نوائے حریت

گرمیِ ذوقِ عمل حلقۂ احرار میں ہے
وہی گفتار میں ان کی ہے جو کردار میں ہے
زندگانی کا مزا عرصۂ پیکار میں ہے
لذّتِ راہ نوردی خلشِ خار میں ہے
پھر وہی جذب کی قوت رسن و دار میں ہے
پھر وہی جوشِ شہادت کے طلبگار میں ہے
خانقاہوں میں نہیں نعرۂ "ہو حق" میں نہیں
لذّتِ زیست جو تلوار کی جھنکار میں ہے
وہ کہاں تیری عبادت میں ہے اے مفتیٔ شہر
جذبۂ عشق جو ہر ایک رضا کار میں ہے
مجھ کو کشمیر کے مظلوم جوانوں کی قسم
رونقِ دین اسی اجڑے ہوئے گلزار میں ہے
تیرے دل ہی میں ہے تاثیر محبت کی تڑپ
یا کوئی آتشِ پنہاں تیرے اشعار میں ہے

اخبار "احرار" لاہور

۱۷ر دسمبر ۱۹۳۱ء

کشمیر چلو

تقریروں کو چھوڑو اٹھو ، زنجیروں کو توڑو اٹھو
منہ دنیا سے موڑو اٹھو ، اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

چھوڑو تم دنیا کے دھندے توڑو گردن سے یہ پھندے
بن کر ایک خدا کے بندے اٹھو اور کشمیر چلو ،
کشمیر چلو کشمیر چلو

کہتے ہیں کشمیر ہے جنت ، ہر دم راحت ، ہر دم رحمت
جنت سے پھر کیسی نفرت اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

آخر جب سب کو ہے مرنا مرنے سے پھر کیسا ڈرنا
آج کرو جو کچھ ہے کرنا اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

غیر کے طعنے ہر دم سہنا کب تک یونہی جیتے رہنا
مانو تم تاثیر کا کہنا اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

اخبار "احرار" لاہور

۱۴ر دسمبر ۱۹۳۱ء